❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت خاندانِ مسیح موعودؑ
وقت 5-7منٹ

حضرت صاحبزادی امۃ الحکیم بیگم صاحبہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

اَلتَّآىِٕبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآىِٕحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ(التوبہ:112)

اِن آیاتِ کریمہ کا ترجمہ یہ ہے کہ توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، (خدا کی راہ میں) سفر کرنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کا حکم دینے والے اور بُری باتوں سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے، (سب سچّے مومن ہیں) اور تُو مومنوں کو بشارت دے دے۔

سامعین! میری آج کی تقریر کا موضوع ہے "**حضرت صاحبزادی امۃ الحکیم بیگم صاحبہ**"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاکیزہ نسل میں ایسے کئی بابرکت وجود ہمیں نظر آتے ہیں جن کی شفیق اور محبت کرنے والی اداؤں نے ملنے والوں کو اپنا اسیر بنا رکھا تھا-ایسی ہی ایک دعاگو اور ہمہ وقت ذکر الٰہی میں مصروف رہتے ہوئے کمزوروں اور محتاجوں کی مدد پر آمادہ ہستی حضرت صاحبزادی امۃ الحکیم بیگم صاحبہ بھی تھیں۔ آپ ماموزمانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوتی، حضرت مصلح موعودؓ جیسے عظیم الشان خلیفہ کی دُختر، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہمشیرہ محترمہ اور ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خوشدامن تھیں۔ آپ 26مارچ1926ء کو قادیان میں پیدا ہوئیں۔

صاحبزادی امۃ الحکیم بیگم صاحبہ کا نکاح حضرت مصلح موعودؓ30مارچ1945ء کو محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب جو کہ آپ کے ماموں زاد بھی تھے کے ساتھ ایک ہزار روپے حق مہر پر پڑھایا۔ تقریب رخصتی 10 نومبر 1946ء کو منعقد ہوئی۔ مکرم سیّد داؤد مظفر شاہ صاحب حضرت مصلح موعودؓ کی سندھ کی زمینوں کے نگران تھے۔ صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ نے اپنے خاوند اور بچوں کے ساتھ ایک لمبا عرصہ سندھ میں گزارا اور وہاں خصوصاً لجنہ کی تنظیم کو فعال بنانے کے سلسلے میں آپ کو گرانقدر خدمات کی توفیق بھی ملی۔

آپ کو خدا تعالیٰ نے چھ بیٹوں اور تین بیٹیوں سے نوازا۔ آپ کے بیٹوں میں محترم سید مولود احمد صاحب مرحوم، محترم سید خالد احمد شاہ صاحب (ناظرِ اعلیٰ)، محترم سید قاسم احمد شاہ صاحب، محترم سید طارق احمد شاہ صاحب، محترم سید صہیب احمد صاحب، محترم سید محمود احمد شاہ صاحب اور بیٹیوں میں محترمہ صاحبزادی امۃ السبوح صاحبہ (حرم محترم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ)، محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ، محترمہ سیدہ امۃ العزیز زوبی صاحبہ شامل ہیں۔ آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ ان میں سے چار بیٹے واقفِ زندگی ہیں اور انہیں جماعت میں اعلیٰ خدمت کی توفیق مل رہی ہے اور تینوں بیٹیاں واقفین زندگی سے بیاہی گئی ہیں۔ آپ کے صاحبزادے محترم سید خالد احمد شاہ صاحب ناظر اعلیٰ کی شخصیت جن ظاہری اور باطنی خوبیوں سے لبریز نظر آتی ہے یا سب سے بڑی صاحبزادی حضرت سیدہ آپا جان محترمہ امۃ السبوح مدظلہا العالی کو جن دینی خدمات کی سعادت عطا ہو رہی ہے ان پر نظر ڈالتے ہوئے واضح طور پر ان عاجزانہ دعاؤں کی قبولیت کا یقین ہو جاتا ہے جو ان کے بزرگ والدین نے سالہا سال اپنی اولاد کے لئے کی ہیں-

سامعین! حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان کی تمام خواتین مبارکہ میں جو قدرِ مشترک ہے وہ حسنِ اخلاق، مہربانی و شفقت، بے ساختہ پن، خوبصورت اندازِ بیاں، نرم اور شُستہ زبان لیکن مضبوط لہجہ جو کہ مخاطب کا دل موہ لیتا ہے۔ صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ بھی انہی خصوصیات کی مالک تھیں۔ آپ غریبوں کی ہمدرد، مستجاب الدعوات اور صاحبِ رؤیا و کشوف تھیں۔ دوسروں کو تکلیف میں دیکھ کر تڑپ اُٹھتی تھیں۔ اگر کوئی آپ کو دعا کے لیے کہتا تو اُس کے لیے مسلسل دُعا کرتی رہتیں۔ بعض اوقات

دس دس سال تک دُعاؤں کا سلسلہ چلتا رہتا۔ بعض دُعا کرانے والوں نے پانچ سال کے بعد آکر بتایا کہ ہمارا مسئلہ تو کب کا حل ہو گیا ہے۔ غریبوں اور مساکین کی باقاعدہ سرپرستی کرتی تھیں اور طرزِ زندگی میں فقیری اور درویشی نمایاں تھی۔ جب کبھی بازار شاپنگ کے لیے جاتیں تو ایک ہی طرح کی کافی ساری چیزیں لے لیتیں بچوں کے چھوٹے چھوٹے کھلونے، جرابوں کے جوڑے وغیرہ اور غریبوں میں تحفے کے طور پر تقسیم کر دیا کرتیں تھیں۔ آپ کے صاحبزادے محترم سید خالد احمد شاہ صاحب نے بتایا کہ خادموں کے ساتھ بھی بہت حسنِ سلوک کرتی تھیں۔ آج تک ایسا نہیں ہوا کہ ہمارے گھر میں دو ہانڈیاں پکی ہوں۔ آپ نے اپنے بچوں کو نماز کا عادی بنایا اور انہیں خود قرآن کریم پڑھایا۔

سامعین! آپ صاحبِ ادب بھی تھیں اور شعر بھی کہہ لیتی تھیں۔ آپ کے رویاؤ کشوف کا ذکر کرتے ہوئے۔ محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب مرحوم نے لکھا کہ محترمہ صاحبزادی صاحبہ نے انہیں بتایا تھا کہ 1984ء کے بعد جب جماعت پر ابتلاء کا ایک اور دَور آیا تو انہی دنوں میں خواب میں حضرت مسیح موعودؑ کا یہ شعر پڑھ رہی تھیں

دن چڑھا ہے دشمنانِ دیں کا ہم پر رات ہے
اے مرے سورج نکل باہر کہ مَیں ہوں بے قرار

اس دوران مَیں نے دیکھا کہ سارے ربوہ پر نور کی بارش ہو رہی ہے۔

(روزنامہ الفضل 20 جولائی 2001ء صفحہ 2)

آپ بہت سادہ اور محبت کرنے والی تھیں۔ بہت سی عورتیں آپ کے پاس آتیں اور آپ ہر ایک کی بات بڑے انہماک اور تسلی سے سنتیں۔ کسی نے کہا کہ ایسا کرنے سے آپ تھکتی نہیں ہیں؟ فرمایا کہ لوگ کہانیاں پڑھتے ہیں اور گھنٹوں اپنا وقت اُنہیں پڑھنے میں صرف کرتے ہیں۔ مَیں وہی لوگوں سے سنتی ہوں اور انہیں تسلی دیتی ہوں۔ آپ میں خلافت کا احترام اور اطاعت کا اعلیٰ مقام تھا۔ ہر روز ناشتے کے بعد حضورؒ کی خدمت میں دعائیہ خط لکھتی تھیں۔ آپ ہمیشہ موقع کی مناسبت سے بچوں کو نصیحت کرتیں اور بچے اس پر خوشی خوشی عمل کرتے۔ آپ پردے کی بہت پابند تھیں اور اس معاملے میں غیر معمولی احتیاط کرتی تھیں۔ آپ بہت کم کہیں آتی جاتی تھیں لیکن جب ضروری سمجھتیں تو ضرور جاتیں۔

ساڑھے سترہ سال کی عمر میں نظام وصیت میں شمولیت اختیار کی۔ آپ کے وصیت فارم پر گواہ کے طور پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستخط تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ آپ کی عائلی زندگی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"سید داؤد مظفر شاہ صاحب اور اُن کی اہلیہ سیدہ امۃ الحکیم بیگم صاحبہ، یہ بھی ایک خوب اللہ کی ملائی جوڑی تھی۔ نیکیوں کے بجالانے اور اعلیٰ اخلاق دکھانے میں یہ دونوں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرتے تھے۔ عام طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ گھروں میں میاں بیوی کی بعض دفعہ اس لئے اَن بَن ہو جاتی ہے کہ یہ خرچ کیوں ہو گیا؟ وہ خرچ کیوں ہو گیا؟ اِس جوڑے کی اِن دنیاوی خرچوں کی طرف تو سوچ ہی نہیں تھی۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ اِن کی کوشش ہوتی تھی کس طرح کسی ضرورتمند کی مدد کی جائے۔ اگر میاں نے کوئی مدد کی ہے تو بیوی کہتی کہ اور کر دینی چاہئے تھی۔ اگر بیوی نے کی ہے تو میاں کہتا کہ اگر میرے پاس اور مال ہوتا تو مَیں مزید دے دیتا۔ حضرت سید داؤد مظفر شاہ صاحب نے خود بیان کیا کہ سیدہ امۃ الحکیم بیگم صاحبہ جن کی آٹھ نو سال پہلے وفات ہوئی ہے، وفات کے بعد وہ کئی دفعہ مجھے خواب میں آ کے کہتی ہیں کہ فلاں غریب کی اتنی مدد کر دو اور فلاں کو اتنا صدقہ دے دو اور شاہ صاحب فوراً اُس کو عملاً پورا کر دیتے تھے۔ جو بھی اُن کی آمد ہوتی تھی۔ اپنے پر تو کم ہی خرچ کرتے تھے دوسروں کو دے دیا کرتے تھے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 11 مارچ 2011ء)

سامعین! آپ 1997ء کے آخر میں برین ہیمرج کی وجہ سے شدید علیل ہو گئیں۔ وقتاً فوقتاً طبیعت سنبھلتی تھی مگر پھر بیماری شدت اختیار کر لیتی تھی۔ 18 جولائی 2001ء کو آپ اپنے مالک حقیقی سے جا ملیں۔ آپ کی عمر 75 سال تھی۔ 19 جولائی کو آپ کی نماز جنازہ بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ) جو کہ اُس وقت ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی تھے نے پڑھائی۔ آپ مرحومہ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

مغفرت	بے	حساب	ہو	جائے
مرحمت	لا	جواب	ہو	جائے
قربِ	رحمت	مآب	حاصل	ہو
وصلِ	عالی	جناب	ہو	جائے

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)